ڈھانور محمدی ڈھٹھا ہی رسول — رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶ — نانک قدرت دیکھکر خودی گئی سب بھول

ضوابط

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شایع ہوتا ہی
(۲) عام قیمت سالانہ عہ ششماہی علہ ہوگی
واعظین اور طلبار سے ایک روپیہ
(عہ) پیشگی
(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت
رصہ رسالہ جو کچھہ عطا کرین وہ عطیہ
تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات
کے اسمائے گرامی رسالہ ہذا کی فہرست
مین درج ہونگے۔؟

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

اخبار نور

تاریخ اشاعت ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا
اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت
بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے
اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام
کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا
(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھہ قوم میں بادا
نانک جی کی تعلیم کا بر جار کرنا؟

نمبر ۲ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (نو مسلم) سابق سورن سنگھ کمار ودیارتھی | جلد ۲

سومنگلا

KHILAFAT LIBRARY

یہ ایک مذہبی ناول جو ۱۸×۲۲ کے ۶۷ صفحہ پر ختم ہوتا ہے۔ حال ہی میں لکھا گیا ہے اس میں رد تناسخ تناسخ کی لغویت۔ تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کا خاکہ ایسے درد بھرے اور دلسوز الفاظ میں کھینچا گیا ہے کہ ایک سنگدل انسان بھی آنسو بہائے بغیر نہ رہے گا۔ چونکہ تناسخ کا مسئلہ ایک ایسا دقیق مسئلہ ہے جس کے حل کرنیمیں بعض اوقات بڑے بڑے فلاسفروں کے دماغ بھی چکرا جاتے ہیں مگر ہمنے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس اوق مسئلہ کو ایسے دلربا پیرائے اور اچھوتے لٹریچر میں ادا کیا ہے کہ اگر پانچویں جماعت کا لڑکا بھی پڑھنے کے لیئے بیٹھے تو اسے ختم کئے بغیر چین نہ آئے۔ روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن ایسے پیرایہ میں کیا گیا ہی کہ جو لوگ اس مسئلہ کو لابدرک اور لایحل خیال کیا کرتے ہیں یہ پڑھکر انکی آنکھیں کھلجائینگی کہ کسطرح ڈھول کا پول کھولکر دکھلایا گیا ہو ہندو ازم کے فلسفہ اور قرآن شریف کے فلسفہ کا مقابلہ اور موازنہ کرکے تناسخ کا ایسے انوکھے اور نرالے اور عام فہم پیرایہ میں رد کیا گیا ہے کہ گویا دریا کوزہ میں بند کردیا ہے اور قیمت صرف ۳ رکھی ہے جو کہ خوبیوں کے لحاظ سے کچھہ بھی نہیں جن معاونین کرام کا چندہ اخبار نور نمبر تک ختم ہوچکا ہے سالانہ اخبار کے وی۔ پی کے ہمراہ یہ رسالہ بھی انکی خدمت میں ارسال کیا جاویگا جس سے انکو وی پی کے خرچ کی بچت ہوجاویگی اگر کسی دوست کو یہ رسالہ ناپسند آوے تو بیشک واپس کردیں انکی قیمت انشاء اللہ بغیر کسی قسم کی چون وچرا کے واپس کیجاوے گی۔ اکٹھے خریدارونکو ایکروپیہ کے آٹھ کے حساب سے دیئے جاوینگے وہ دوست جو دو تک یا دو سے زیادہ خریدار دیچکے ہیں انکی خدمت میں یہ رسالہ مفت ارسال ہوگا اور آیندہ جو خریدار نمبر سے پہلے دو خریدار بھیجدے انکی خدمت میں بھی یہ دربے بہا مفت نذر کیا جاویگا؟

مینجر اخبار "نور"

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لیئے قادیان سے شائع ہوا

آریہ سماج کی دینی کتب
میں
گوشت خوری کی تعلیم

منوسمرتی

"ساکن جاندار متحرک جانداروں کی خوراک ہیں بن دانتوں والے دانتوں والوں کی بن ہاتھوں والے ہاتھوں والوں کی بزدل دلیروں کی"

(منوسمرتی ادھیائے پانچ شلوک ۲۹)

اسوقت بھکش اور ابھکش ہنسا اور اہنسا کا سوال ایسی شکل پکڑ گیا ہے کہ بچہ بچہ اس کی طرف متوجہ ہو رہا ہے

آجکل آریہ سماج میں مسلمانوں کیساتھ کہان اور چھوت چھات کے تعلق ایک نئی بہادرانہ تیزی سے چل رہی ہے۔ ایک فریق اسبات کا حامی ہے کہ ہمیں مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ بلا کراہت اور بلا تفریق کھانا پینا لینا چاہیئے۔

اس پارٹی کے روح رواں مہاتما منشی رام اور پنڈت گیشو دیو جی شاستری اور لالہ دھرمپال ہیں ہم دوسری طرف کی پارٹی جو نہایت جدوجہد سے اس تیز رو کے آگے آہنی دیوار کا کام کر رہی ہے۔ اس کے روح رواں پنڈت تلسی رام جی یوپی آریہ سماج کے پردھان اور سوامی درشنانند جی ہیں۔ موخر الذکر پارٹی محض اس بنا پر اول الذکر پارٹی کے سدباب پر ہے کہ مسلمان اور عیسائی گوشت خور ہیں اس لیئے جب تک وہ ویدک رسم کے مطابق اپنا پاشچت (کفارہ) نہ کروالیں ہمیں کسی صورت میں بھی ان کے ساتھ کہان پان نہیں کرنا چاہیئے۔ آریہ سماج میں یہ بحث اسقدر طول اسی کو پہنچ چکی ہے۔ کہ آریہ مل کے کل کے کل آرگن اپنے اپنے خیال کے مطابق ایڑی چوٹی تک زور لگا رہے ہیں ہر ایک دانش مند مسلمان اس نتیجہ پر نہایت آسانی سے پہونچ سکتا ہے کہ اگر آریہ لوگ مسلمانوں کیساتھ کہان پان شروع کردیں تو اس میں مسلمانوں کا کوئی ذاتی فائدہ نہیں اور اگر نہ کہائیں تو نقصان بھی نہیں مگر جب آریہ سماج کا ایک خاص پارٹی محض مسلمانوں کی گوشت خوری کے باعث اپنے زعم میں انکو نیچ اور کمتر خیال کر رہی ہے۔ تو اس صورت میں اس بحث نے ایک اصولی پہلو لے لیا ہے۔ اور اب جب کہ ہندوؤں کے پنڈتوں پر ایک گہری نظر ڈالنے سے یہ امر نہایت صراحت سے پایۂ ثبوت کو پہنچ سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے بزرگ مثلاً

منو والمیک وشسٹ نارد گوتم شنو برہسپتی رامچندر دیا وغیرہ وغیرہ کل کے کل گوشت خوری اور ماس پرچار کے بڑے حامی اور مددگار تھے تو پھر ہمارے آریہ دوست گوشت کھانیوالوں پر کیوں تبرے بھیج رہے ہیں

پیشتر اس کے کہ ہم ان پاک رشیوں اور سچے مہاتماؤں کے اقوال متعلقہ گوشت خوری پیش کریں یہ بتلا دینا ضروری ہوگا کہ آریہ ہندو دوست کیوں اس قدر جلدی اپنے مہاتماؤں کے صراط مستقیم کو بھول گئے

ہندو تاریخ جو کچھ کہ موجود ہے۔ یا وہ کتبے جو سنسکرت الفاظ میں ہندوستان سے دور دراز ملک سے محکمہ آرکیلوجی ... کی معرفت برآمد ہوئے ہیں وہ ایک حد تک اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ یہ قوم جو آجکل ہر ایک پہلو میں گری ہوئی ہے سدا ایسی نہ تھی ایک وقت اس پر ایسا گزر چکا ہے جبکہ یہاں کے راجاؤں کے اقتدار کا دائرہ بہت وسیع تھا اور یہاں کی تجارت جاوا سماٹرا سیام چین ایران عرب وغیرہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ سمندر کی مسافت طے کرتے تھے یہاں کے عالم ریاضی ہیئت حکمت علوم وغیرہ میں عمر بھر کی تحقیقاتیں کرتے تھے غرضیکہ ان میں زندگی کے آثار ہر طرح سے نمایاں تھے۔ اسوقت اگرچہ ہندو قانون بنانے والوں کا یہ دستور رہا کہ وہ لوگوں کے لیئے ذرا ذرا کاروبار خانگی کے متعلق قواعد بناتے تھے اور اگرچہ اسکا اثر بجائے آزاد قوم پیدا کرنیکے مطیع رعایا بنانا ہوتا تھا تو بھی ساکنان ہند کی نسوں میں آزاد خون خرچ نہیں ہو چکا تھا اور قانون بنانیوالے خواہ کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوں مگر یہ جرأت نہیں پڑ سکتی تھی۔ کہ قانون میں اصلیت پر کہیلوں کو ترجیح دیں یا نیکی کی جگہ رسم کو قائم کردیں۔ لیکن زمانہ پلٹ گیا۔ رنگ بدل گیا۔ وہ راست باز نیکوکار اور نیک شعار رشی منی جن پر اس ہند کو ہمیشہ فخر رہا ہے۔ وہ دنیا سے چلدیئے نیکی کا تخت رسموں نے اصلیت کا کھیلوں نے چھین لیا اعلیٰ درجہ کی نیکیاں بالکل معدوم ہوگئیں یہانتک کہ ہندو سوسائٹی کے دھرم کا تمام دارومدار

KHILAFAT LIBRARY

کھانا پینا اور چھوت چھات ہوگیا

ہندو دوستوں نے اپنے "دھارمک" گرنتھوں سے بالکل منہ پھیر لیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس قوم پر ادبار اور پستی کی گھٹائیں رہ رہ کے آنے لگیں کلکی پران گرنتھ جو ایک مہارشی اور پوتر انسان کی تصنیف ہے وہ اپنے گرنتھ میں نہایت زور آور الفاظ میں ہندو جاتی کو یہہ بشارت دیتا ہے۔ کہ اے میری قوم تم پر ایک وقت ایسا ادبار کا آئیگا کہ جب تم گیان کی چوٹی سے گر کر تحت الثریٰ میں جا پہنچو گے تو اسوقت ایک مہارشی کا ظہور ہوگا جو معرفت نامہ کا بھنڈار اور امرت جل کی گنگا اپنے ساتھ لائیگا جس امرت کو پی کر

مُردے زندہ ہونگے

اس مہارشی کے والد کا نام **وشنو یس** ہوگا۔ سنسکرت میں وشنو کے معنے الٰہ کے . . . اور یس کے معنے بندہ کے یعنے انکے والد کا نام **عبداللہ** ہوگا اور انکی ماتا کا نام "سونمتی" جنکے معنے معتمدہ یعنی **آمنہ** ہوگا۔ اور پھر مہاراج دیاس جی اپنی تصنیف کردہ پوک اتر پران میں فرماتے ہیں کہ آیندہ زمانہ میں جو اس سنسار کی گتی یعنی نجات دلانیکے لیئے آئیگا۔ اس مہارشی کا نام مہمت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا آہا ۔ میں بہت دور چلا گیا۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ اپنے رشیوں کے بتائے ہوئے مارگ (صراط) پر چل کر اپنے آپ کو ان کا سچا چیلا ثابت کرے۔

منوسمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک میں لکھا ہے۔ کہ

پہلے لوگوں کو ایذا دینا شراب کا پینا دغا خلاف وضع فطری یہ جرائم ہیں جنکا مجرم ذات سے گر جاتا ہے۔

مگر اب یہ حال نہیں ان میں سے کوئی چیز ذات کے گرانے کے لیئے کافی نہیں فی الحقیقت ان مذکورہ بالا گناہوں کے سوا چور اور ڈاکو بھی سوسائٹی میں رہ سکتے ہیں۔ لیکن بعض ایسی باتیں جن کو منو نے جرم بھی نہیں ٹھہرایا۔ ذات کے گرانیکے لیئے کافی خیال کی جاتی ہیں۔ بدھوا۔ واہ غیر قوم سے کہانا پینا غیر ملکوں میں سفر کرنا اسی طرح کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو بعض ہندوؤں کے زعم میں ذات سے الگ کرتی ہیں

گوشت خوری بھی ہندو سوسائٹی میں یہی کام کرتی ہے۔ فی الحقیقت سب سے بڑا بھگت ہندو سوسائٹی میں وہ سمجھا جاتا ہے۔ جو گوشت نہ کھائے اور عقارت سے وہ دیکھا جاتا ہے جو کھائے اسلیئے میں بھی صرف آخری امر کی بابت بحث کرونگا۔ یعنی یہ کہ گوشت کھانا پاپ ہے یا نہیں اور ہمارا یقین ہے کہ

(۱) ہندو شاستروں میں گوشت کھانا جائز قرار دیا ہے

(۲) ہندو سوسائٹی میں اس کا استعمال مہابھارت کی لڑائی کے بعد جین و بدھ مت کے غلبہ پر کم ہوا

(۳) سنسکرت یونانی اور یورپین الجبار کی بڑی بھاری کثرت نے اسے اعلیٰ قسم کی انسانی خوراک بتلایا ہے

(۴) اس کے پھیلانے میں قومی خوراک کی قسم اور مقدار میں ترقی ہوتی ہے۔

(۵) اس کا استعمال بڑھانے سے اسکی پیداوار بڑھیگی جس سے ہندوستان کو بڑی تجارتی منفعت ہو سکتی ہے کیونکہ وہ یورپ کی ماس منڈی میں اسٹریلیا کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے۔

(۶) اس کا استعمال اناج کے سر سے خوراک کا بوجھ ہلکا کر کے سوسائٹی کے سب سے بڑے حصہ کی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اگر ہمیں موقعہ ملا تو ہم انشاء اللہ اپنے اگلی آیندہ لچھے میں ناظرین کے آگے اس سوال کے سب پہلو کھول کر دکھلائینگے لیکن اسوقت ہمارا مقصد صرف یہ دکھلانا ہے کہ ہندوستان کا سب سے بڑا مقنن اس بارے میں کیا بتلاتا ہے۔

"منو" کے مان اور پرمان کے بابت دو رائیں نہیں ہو سکتیں ہمالہ سے رامیشور تک اور کراچی سے آسام تک جہاں ہندو آبادی ہے۔ وہاں منوسمرتی اتنی ہی تعظیم سے دیکھی جاتی ہے جتنی کسی مذہبی کتاب کو دینی ممکن ہے پرانے ہندو مصنف بھی اس کو نہایت عزت سے دیکھتے ہیں۔ چاند دگیہ برہمن میں لکھا ہے۔ وہ اوشدیوں کی اوشدی ہے۔ برہسپتی لکھتا ہے کہ منو جو کچھ کہتا ہے۔ ویدوں کے مطابق کہتا ہے۔ خود منوسمرتی میں ادھیائے دو شلوک ۷ میں لکھا ہے۔ کہ جو دھرم منو نے کہا ہے وہ ویدوں کے مطابق تھے۔ وہ سب وید جانتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

"منو" ہندوؤں کے مشہور مقنن ا منوجی مہاراج

فرماتے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

اگر حیوانات اور نباتات دونوں میں روح ہے اور دونوں گیان رکھتی ہیں۔ اور سکھ دکھ ہوتی ہیں تو کوئی معقول آدمی گاجر کاٹنے یا دھنیا مارتے میں فرق نہیں دیکھ سکتا۔ بجز اس کے کہ ان دونوں میں مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ (آیہ ۲۸۵)

پھر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔

شراوھ ا کے بارے میں مذکور ہے۔ کہ پترا ناج کندمول پھل وغیرہ سے ایک مہینہ تریپت رہتے ہیں۔ **مچھلی کے گوشت** سے دو مہینے ہرن کے گوشت سے تین مہینے گوسپند کے گوشت سے چار مہینے پرند کے گوشت سے پانچ مہینے اور گینڈے کے گوشت سے بارہ برس تلی کے لیئے ملاحظہ ہو دشوشمرتی ادھیائے ۱۰ شلوک ۱۴ سے ۱۴ تک اور ادھیائے ۶۷ شلوک ۱۴ اینز دشٹ سمرتی ادھیائے گیارہ شلوک ۳۹ و ۴۰

پھر آگے چل کر لکھا ہے کہ اپت کال میں تو کسی قسم کی خوراک بھی ممنوع نہیں اس کے متعلق وام دیو اور دو سو امتر کو بطور نظیر ٹھہرا کر ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپت کال میں کتے کا گوشت کھایا تھا۔ ملاحظہ ہو دس ۱۰۴ سے ۱۰۸ تک

پھر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔

کہ کوئی شخص دودھ مچھلی گوشت سبزی وغیرہ لیتے سے انکار نہ کرے (چار ۲۵۰)

گوشت بیچنے والے چمڑے کا بیوپار کرنے والے سوسائٹی کا ایک ضروری جزو ہیں ملاحظہ ہو آٹھ ۲۵۹ سے ۲۶۷

پھر آپستمبہ گرہ سوتر پرش اکھنڈ نیز دشٹ سمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک سے لیکر ۶۳ تک میں لکھا ہے۔ کہ برہمن کالے ہرن کی کھال پہنے چھتری چتکبرے ہرن کی دیش گائے یا بکری کی اور بھیڑ کی کھال ہر کوئی پہن سکتا ہے۔ پھر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ

ساکن جاندار متحرک جانداروں کی خوراک ہیں۔ بن دانتوں والے دانتوں والوں کی بن ہاتھوں والے ہاتھوں والوں کی بزدل دلیروں کی (دیکھو ۲۹) جو شخص ہمیشہ زندہ جانداروں کا گوشت کھاتا ہے۔ اسے کوئی دوش نہیں کیونکہ کھانیکے لائق جاندار اور کھانیوالے دونوں ایشور نے بنائے ہیں (۳۰)

یگیہ کے تحت گوشت کھانا دیوتاؤں کا طریقہ ہے یہی کے مطابق جو گوشت نہ کھائے جو اسے نہیں کھاتا وہ

اکیس جنم پشو بنتا ہے۔ دیکھو وہ پودے پشو درخت کچھو پرند وغیرہ جو یگیہ کے لئے مارے جاتے ہیں۔ وہ دوسرے جنم میں ادتم جونیان پاتے ہین۔

پھر آریہ سماج کے رشی مہارشی سوامی دیانند جی سرسوتی فرماتے ہین کہ جو چاہے کہ میرے گھر میں پنڈت نیک وید کی تمیز کرنیوالا دشمنوں کا فاتح ہار نہ کھانیوالا لڑائی مین خوش اور بے خوف رہنے والا لمبی عمر پانیوالا بچہ پیدا ہو تو وہ گوشت والے چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائے دیکھو ستیارتھ پرکاش دہی طبع صفحہ ۱۱ پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے۔ کہ مشہور سنسکرت پنڈت اور رشی کے جیتے جی آریہ سنسکاروں یعنی رسم ورواج کے متعلق حرف یہی کتاب چھپی تھی۔

KHILAFAT LIBRARY

پھر اسی سنسکار وہی کے صفحہ ۲۰۴ پر لکھا ہے کہ چھٹے مہینے میں ان پراسن کریا جاوے ان کی خواہش کرنیوالا بکرے کا گوشت اور علوم حاصل کرنیوالا تیتر کا گوشت کھاوے اب ان شلوکوں سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ ہندؤں کی پرانی مذہبی کتابوں مین گوشت کھانا جائز سمجھا گیا ہے۔ اور ان کو منوسمرتی کے ساتھ کلی موافقت ہے۔ اور پھر ایک پستک میں یہ بھی لکھا ہے کہ گھر بہہ دان سنسکار میں جو چاہے کہ اسکا بیٹا عالم بہادر فصیح ہو وہ گوشت پلاؤ کھائے۔

لیکن سب سے بڑا ثبوت جو ہم منو مین گوشت کو جائز بتلانے والے شلوکوں کے اصلی ہونیکا پیش کرسکتے ہین۔ وہ تاریخی ثبوت ہے۔ رامائن میں لکھا ہے۔ کہ جب رامچندر چترکوٹ میں پہنچے تو بھرتجی بنا کر لچھمن کو حکم دیا۔ کہ ہرن مار کر لاوے تاکہ یگیہ کیا جاوے لچھمن جی ان کے ارشاد کے بموجب ہرن مار لائے۔ جو پکایا گیا۔ پھر بھاردواج رشی نے جب بھرت اور اس کے ہمراہیون کی ضیافت کی۔ اس گوشت شامل تھا۔ پھر مہابھارت میں پرد کے ینک حصہ میں یدھشٹر نے کہا کہ اب ہم کو کند مول اور شکار پہ گزارہ کرنا پڑیگا۔ اور آدمی پرد کے دیو کے ایک حصہ میں ایک دلچسپ کا تذکرہ ہے۔ جو نیمشا کے جنگل مین کیا گیا۔ اور جس میں بہت سے جانور مارے گئے۔

پھر ویدون میں لکھا ہے۔ کہ جو مکھن چاول گوشت تیرے ارپن (نذر) کرتا ہون وہ سب لذیذ میٹھے اور گھی مین تر ہون۔ (اتھروید اوبھیائے ۱۸ اتو واک ۴ منتر ۴۲)

آریہ سمہندو مترو! اب ذرا اپنے دل مین سوچو۔ کہ جب آپکی مذہبی پستکیں گوشت خوری کی تائید میں ہیں۔ تو پھر آپ کا گوشت خوری کی مخالفت میں اڑی کرنا ہٹ دھرمی اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔ اسوقت جبکہ محض گوشت کھانیکی وجہ سے مسلمانوں کو نیچ چنڈال اور راکھش وغیرہ کے ناموں سے پکارا جاتا ہے مگر جب کہ آپکے پاک رشی اور سچے مہاتما منو والمیک وشسٹ نارد گوتم وشنو برہسپتی ویاس رامچندر وغیرہ سب کے سب گوشت خور تھے انکی نسبت آپ کون سے الفاظ استعمال کروگے آہ! اس تعصب کی بھی کوئی حد ہے۔ جو صرف اپنی بات کو منوانے کے لئے کسی خاص گروہ کے حق میں تبرے بھیجنے کے لئے اپنے پاک رشیوں اور سچے مہاتماؤں کا بھی کچھ لحاظ نہ کرے ہماری دل وجان سے اس قادر مطلق اور سروشکتی مان کے حضور یہ دعا ہے۔ کہ ہمارے آریہ دوست اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتاریں۔ اور باریک بین نگاہ سے دیکھیں۔ کہ ہمارے رشیوں نے ہمیں کونسا راستہ بتلایا تھا۔ اور پھر ہماری گاڑی کا پہیہ کس طرف کو جارہا ہے۔

گرنتھ صاحب کی شرح

وہ کونسا مسلمان ہے جو اپنے چوبیس لاکھ بچھڑے ہوئے بھائیونکو جو اپنی بعض اجتہادی غلط فہمیوں اور افواہوں میں پڑ کر دائرہ اسلام سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ پھر اپنے گلے لگانیکا خواہش مند نہو بنا بریں ہم نے تمام گرنتھ صاحب سے وہ وہ بانیاں جو خالص حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں چھانٹ کر انکی شرح لکھنی شروع کردی ہے گرنتھ صاحب جیسی آٹھ نو ہزار اوراق کی ضخیم کتاب میں سے خالص بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک چھانٹ کرنے اور انکی شرح لکھنی کوئی آسان کام نہین مگر بزرگان ملت کے بار بار کے تقاضون نے ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اسوقت تک متعدد خط ہمارے پاس بزرگان دین کے پہنچ چکے ہیں جنھون نے اشد تاکید سے ہمیں بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے کل شلوکون کی شرح لکھنے کے لئے زور دیا ہے نانک گورو کے چیلون **خالصہ بہادر** کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ انکے پرم گورو کس طرف جارہے ہیں۔ اور وہ کس طرف جارہے ہیں اس لئے ازر کثیر صرف کرکے قریباً قریباً سکھ صاحبان کی تمام مذہبی پستکیں منگوائی گئی ہیں اگرچہ میں اسبات کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ یہ کام میرے لئے سخت کٹھن کام ہے۔ . . . . . مگر بابا صاحب کے وہ شلوک جس میں انہوں نے قرآن شریف کی پیاری آیات کا اپنی میٹھی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور اسلام اور قرآن شریف کی مہما گائی ہے۔ وہ شلوک موتیوں کے مول بھی سستے ہیں اسلئے دینی جوش اور بزرگان دین کے بار بار کے تقاضون نے ہمیں اس اہم کٹھن کام کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور میں تو صرف اس میں ایک ذریعہ ہی ہونگا۔ ورنہ خداوند تعالیٰ خود اپنے فضل وکرم سے اپنے پیارے اسلام کا بول بالا کرنیکے لئے دستگیری کریگا۔ ع

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

سو یکم نومبر ۱۹۲۶ء سے انشاء اللہ تعالیٰ اخبار نور میں یہ سلسلہ شروع کیا جاویگا۔ اور اگر اسلام کے حامیوں نے ہماری حوصلہ افزائی کی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس شرح کا گورمکھی ایڈیشن میں ساتھ ساتھ نکالنا شروع کردینگے۔ جو نور میں بطور ضمیمہ شائع ہوا کریگا۔ اس وقت ہم مذایان نور سے یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے

کہ وہ نور کی توسیع اشاعت میں غیر معمولی توجہ سے کام لین اور ہر ایک پڑھے لکھے مسلمان کے ہاتھ میں اس نور کو پہنچائیں نہ صرف مسلمانوں تک ہی بلکہ اپنے پیارے بچھڑے ہوئے سکھ بھائیوں کو بھی نور کی کرنوں سے منور کریں جیسا کہ مخدومی حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور نے دس سکھوں کے نام نور جاری کروا کر نور سے عملی پریم کا ثبوت دیا ہے۔ اسموقعہ پر ہم زیادہ زور دینا مناسب نہیں سمجھتے۔ آپ خود ہی خیال فرماویں کہ سکھوں میں بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کی اشاعت کی کسقدر ضرورت ہے۔

میرے دوستو! آپ خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے خوش نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دین کی ہمدردی سے سوجا گو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ اور دین کی ہمدردی کے لیئے وہ قدم اٹھاؤ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاکم اللہ کہہ اٹھیں۔

آرین اخباروں کا کوپ

اگر کوئی مسلمان اخبار نویس غلطی سے کبھی "یوگ" کا نام لے بیٹھتا ہے۔ تو آرین اخبار بلائے بے درمان کی طرح اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ مسلمان فحش نویس ہیں ایسے ویسے ہیں اسوقت انہیں اپنی ڈکشنری سے جو گندے سے گندہ لفظ مل سکتا ہے۔ وہ مسلمان اخبار نویسوں پر چسپاں کرنے سے نہیں جھجکتے اس روز روز کا جھگڑہ چکانے کے لیئے ہم آرین ہمعصروں کی خدمت میں ایک گذارش کرتے ہیں کہ وہ ایک عام میٹنگ میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ یہ "یوگ" کا مسئلہ ہمارا مذہبی مسئلہ ہرگز ہرگز نہیں۔ اور نہ ہی ویدوں میں اسکا کوئی ذکر ہے۔ اسلیئے کوئی غیر آریہ مسلمان یا عیسائی وغیرہ خواہ مخواہ اس مسئلہ کو آریہ سماج کی طرف منسوب نہ کرے پھر کسی غیر آریہ کی کیا مجال ہو سکتی ہے۔ کہ وہ یوگ کا نام لیوے اور اگر آریہ سماج

برسر اجلاس اس مسئلہ سے کنارہ کشی کرنیکے لیئے تیار نہیں تو پھر آپ پر واجب ہے کہ نکتہ چین گروہ پر یوگ کے فضائل اور برکات بیان کر کے انکا منہ بند کرو۔ ورنہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ مسلمان اخبار نویسوں کے منہ سے یوگ کا نام سنکر آپے سے باہر آجاؤ۔ اور انپر تبرے بھیجنے شروع کر دو۔

اور اگر تمہارے نکتہ خیال میں کوئی آدمی محض یوگ کے نام لینے یا اس کی تشریح کرنیمیں فحش نویس اور گندہ دہن ہو سکتا ہے تو پھر وہ لوگ جو اس مسئلہ کے مرتا کرتا اور روح رواں ہیں جو کہ ہندوں اسکا پرچار کرتے ہیں اس کے لیئے کونسا لفظ استعمال کرنا چاہیئے؟ امید کہ پرکاش یا ہندوستان اس مسئلہ کو حل کریگا

پانچ روپیہ کا انعام

یہ بات طے شدہ ہے کہ جو مسلمان بچے آج سکول کی بینچوں پر بیٹھکر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کل کو وہی قومی رکن بنینگے مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثر رواجی مدرسوں کے تعلیمیافتہ طلبا یہاں مذہبی عقاید سے بالکل کورے رہتے ہیں وہاں قوم کے لیئے بھی وبال جان ہوتے ہیں اس لیئے اگر یہ مذہبی روح ان طلبا کی سکول لائف کے زمانہ سے ہی ان میں پھونکی جائے تو اس سے نہایت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جیتا پودا جس طرف کو جھکایا جاتا ہے۔ ہمیشہ اسی طرف کا ہو رہتا ہے۔ اسلیئے سادھ سنگت کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً طلبا کے انعامی مضامین کے لیئے اشتہار شایع ہوتے رہینگے فی الحال اسوقت پانچ روپیہ کا انعام اس طالبعلم کو دیا جائیگا۔ جو اسلام اور سکھ ازم پر سب سے اعلیٰ مضمون لکھیگا۔ مضمون خواہ اردو میں ہو یا انگریزی میں مگر خوشخط اور سلیس عبارت میں ہوں اور ۳۰۔ نومبر تک دفتر نور میں پہنچ جانے چاہئیں۔

مسلمان بھائیو! اٹھو!

اور ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ آریہ سماج اور عیسائی مذہب کے مرد تو ایک طرف رہے عورتیں کس طرح کمر کس کر مذہبی میدان میں دوڑ رہی ہیں اور اس دوڑ دھوپ میں وہ اپنے تن من اور دھن کو کس طرح قربان کر رہی ہیں۔ شریمتی سردارنی سداکور جی پچیس برس سے آریہ سماج کی اشاعت میں سرگرمی سے کام کر رہی ہیں۔ آپ بڑی دولتمند ہیں علاقہ بھر آپ میں آپکے ۱۴ گاؤں ہیں۔ اور ان کے تمام رشتہ دار تت خالصہ ہیں انکے رشتہ داروں نے سردارنی کو از حد تکلیف دی مگر یہ نہایت دلیری سے ان مصائب کو برداشت کرتی رہیں۔ انکے خاوند نے آپکو کہا کہ تم یا تو اپنے خیالات سے باز آؤ یا میرے گھر سے نکلجاؤ۔ سردارنی نے گھر سے نکلنا قبول کیا۔ گھر کو خیرباد کہکر سہارنپور گورداسپور پٹی اور موکل وغیرہ میں آپنے آریہ پتری پاٹ شالائیں قائم کیں۔ . . . . . .

جس میں ہزاروں روپے آپکے خرچ ہوئے۔ موکل میں یہاں خواب میں بھی کوئی آریہ نظر نہ آتا تھا۔ مگر ایک عورت کی ہمت سے وہاں آریہ ہی آریہ بنگئے۔ پھر اس بہادر عورت نے اپنی ہمت کو یہانتک ہی محدود نہیں کیا۔ بلکہ ممالک متوسط آگرہ مالک حیدر آباد دکن ملتان وغیرہ میں متعدد دورے کیئے پھر کیا تم کو معلوم نہیں کہ رامابائی نے عیسائی ہو کر کسقدر کام کیا یہ ایک برہمن عورت تھی عیسائی ہو گئی۔ آجتک وہ درم عورتوں کو بپتسمہ دے چکی ہے۔ ایسی عورتیں خواہ کسی مذہب میں ہوں قابل تعظیم ہیں اسوقت میں مسلمان ہوں تو نون سے تیچر کہنا ہی نہیں چاہتا۔ کیونکہ ان بیچاریوں کو تو کہنے پہننے سے

ہی فرصت نہیں ملتی۔ البتہ مردوں کو ضرور کہونگا۔ اور پھر مردوں سے بھی ان مردوں کو جنہوں نے اشاعت اسلام کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے وہ ذرا اپنے کام کا مقابلہ ان عورتوں کے کام سے کریں پھر انکو معلوم ہو جائیگا کہ اس میدان میں ہم ہمسایہ قوموں سے کسقدر پیچھے ہیں بھائیو اٹھو ستی کو چھوڑو کیا تم عورتوں سے بھی گئے گذرے ہو؟

آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کس طرف جا رہا ہے!

پرکاش لکھتا ہے کہ پنڈت بھوجدت ایڈیٹر مسافر آگرہ کی جو تازہ چٹھی موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرکاش کے ساتھ ملک بھر کے آریہ پرش حوصلہ افزائی اور مالی امداد سے سچی ہمدردی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جس سے امید ہے کہ مسافر اسی ماہ کے اندر اندر نہایت آب و تاب سے شائع ہوگا۔ جدید ڈیکلریشن دیدیا گیا ہے۔ آگے چل کر پرکاش لکھتا ہے۔ کہ اس خبر سے جہاں آریہ بھائیوں کو خوشی ہوگی وہاں اسلامی ہمعصروں کے گھر میں ماتم چھا جائیگا پرکاش کے جن الفاظ کو ہمنے جلی کر دیا ہے۔ وہ اس پر کماحقہ روشنی ڈالتے ہیں۔ کہ آجکل آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کسطرف کو جا رہا ہے بجائے اسکے کہ پرکاش اس نازک حالت اندیش جوشیلے بھائی کو یہ سبق دیتا کہ آئندہ کے لیے نازک اندیشی سے کام لیتا بلکہ الٹا انڈائریکٹ طعام . . میں مسافر کو پہلے ہی سے اکسا رہا ہے اگر تم نے مسلمانوں کے متعلق نہ بھی لکھنا ہو تو بھی لکھو آہ! جس ملک میں ایسے اخبار نویس ہوں اگر اس ملک کی حالت نیم مردہ نہ ہو تو اور کیا ہو۔

ہمعصر جیون تت کی غلط فہمی

ہمعصر جیون تت تو اس بات کا خود ہی معترف ہے۔ کہ سکھوں کے متعلق ہماری تحریریں صلح جوئی اور نرمی بھاؤ کو لیئے ہوئے ہیں ہاں اگر کچھ کہا جا سکتا ہے۔ تو ان تحریرات کے متعلق جو گاہے گاہے نوز کی کرنیں آریہ سماج کے کیمپ میں پڑتی ہیں مگر کیا شریمان پنڈت دیورتن جی ذرا ٹھنڈے دیورتن جی آریہ سماج کی خطرناک سپرٹ سے ناآشنا ہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ پہل کس طرف سے ہے اگر ڈیفنس کرنا ہی پاپ ہے۔ تو بیشک اس ارتکاب کو تو ہم مرتکب ہیں۔ ورنہ شریمان پنڈت دیورتن جی ہماری کوئی تحریر آریہ سماج کے متعلق ایسی دکھا دیں جس میں ہمنے پہل کی ہو۔ اسلام تو صلح جوئی اور امن عامہ کی تعلیم دیتا ہے۔ امن عامہ اور انسانیت کا سہرہ اسلام کے ہی سر پر ہے۔ جو اپنے پیراؤں کو پیشقدمی کی قطعی ممانعت کرتا ہے اور پھر ڈیفنس میں بھی "لا تعتدوا" کی شرط لگاتا ہے۔ اگر شریمان پنڈت دیورتن جی ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرینگے تو وہ نہایت عمدگی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکیں گے کہ درحقیقت زیادتی کس فریق کی ہے۔

بیچ کی جے

پھر آگے چل کر شریمان پنڈت دیورتن جی بادا نانک رح سے اسلامی رنگت اتارنے کے لیئے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ بادا نانک رح کی بانیوں یا ان کے کہہ راج بچنوں میں جو شلوک وغیرہ اسلامی رنگ میں رنگین پائے جاتے ہیں ان کے دو وجوہات ہو سکتے ہیں۔ اول جب کہ لالہ ملکراج بہل نے بھی اپنے تحقیقات کے دوران میں ظاہر کیا ہے۔ گورو صاحب کی مختلف یا متضاد عقاید کی بانیاں انکی زندگی کے مختلف حصوں کی رچی ہوئی ہیں۔ اور جوں جوں انکے خیالات میں تبدیلی آتی گئی توں توں وہ انکا صدق دل کے ساتھ اپنی سرل بھاشا میں اظہار فرمانے لگے۔ اور دوم ایکصورت اور شاید اغلب صورت یہ ہو سکتی ہے کہ شری نانک دیو جی بیراگ بھگتی اور ہندو مسلمان نقطہ کے ساتھ یکساں کشادہ دلی کیساتھ اپنے قطعی میں ملاپ رکھنے کیوجہ سے ہو۔"

ہمارے ہمعصر کی دوسری دلیل تو اسقدر بودی ہے کہ وہ انسان جس کے دل میں ذرا بھی سچائی کا انگ ہو وہ ہرگز ہرگز کسی خاص وقت میں کسی خاص سوسائٹی کے زیر اثر آکر اپنے ست دھرم کو جس پر اسے پورا یقین ہو۔ چھوڑنے کے لیئے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ان کابی مدھبوں کا کام ہوتا ہے جو پیٹ پوجا کے لیئے گنگا گئے تو گنگا رام جمنا گئے تو جمنی داس اگر ہندوؤں کے مجلس میں گئے تو لمبا تلک لگا کر جے سیتا رام جے سیتا رام کہتے پھرے اور اگر مسلمانوں میں گئے تو تسبیح ہاتھ میں لے کر اللہ ھو اللہ ھو کا نعرہ بلند کرنے لگے۔ اور پھر بادا نانک رح پر یہ گمان کرنا ایک اصلی دھارمک طاقت کا خون کرنا ہے۔

ہاں یہی بات بے شک واقعات صحیحہ سے ٹکر کھاتی ہے۔ چونکہ بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے حج کعبہ شریف پچھلی عمر میں کیا افغانستان حلاقہ خوست میں بادا نانک رحمۃ اللہ نے مسلمانوں کے ہاں اپنی شادی پچھلی عمر میں کی اور اگر بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شلوک کہا۔

دھنا نور محمد سی ڈھاڈھنی رسول
نانک قدرت دیکھکر خودی گئی سب بھول

تو پچھلی عمر میں اگر ملتان پاک پٹن اجمیر اور سرسہ وغیرہ میں اسلام کے مشہور اولیاء اور صلحاء کے مقابر پر بغرض استفادہ روحانی چلے کئے۔ تو پچھلی عمر میں آخر وہی ہوا جسکا انجام اچھا۔ ان باتوں کی موجودگی میں کون ہے جو بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام سے انکار کرے ہاں ایک بات ہو سکتی ہے کہ زمانہ پلٹ جائے تمام واقعات صحیحہ ملیا میٹ ہو جائیں گرنتھ اور جنم ساکھی سے یہ شلوک نکالے جائیں۔ تو شاید کچھ بات بن سکے

یہ مبارک کام کیوں ہے

پیچھے کسی جگہ ہم نے گرنتھ صاحب کی شرح کی نسبت ایک نوٹ لکھ آیا ہوں اس کی نسبت حضرت اقدس کی خدمت میں بھی عرض کیا گیا آپ نے بہت پسند فرمایا۔ اور کہا کہ "یہ مبارک کام ہے۔ خدا برکت ڈالے"

KHILAFAT LIBRARY

جن دنوں میں بندہ حضرت مسیح موعود کے حکم سے چشمہ معرفت کے لیے گرنتھ اور جنم ساکھی سے شلوک نکال رہا تھا۔ ان دنوں میں آپ نے بندہ کو ایک نوازشنامہ میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ میری خواہش ہے کہ آپ سکھوں میں اشاعت حقہ کے لیے گورمکھی اور اردو کی کتابیں لکھو۔" سو خداوند تعالےٰ اپنے پیارے کی خواہش کو پورا کرنیکے لئے سامان مہیا کر رہا ہے۔ خدایانِ قوم کو اس نیک تحریک میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔

ضرورت ہے!

دفتر تشحیذ الاذہان میں ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی جو کہ احمدی ہو دینی علوم کے علاوہ اردو لکھنے میں بھی خاصی مہارت رکھتا ہو سلسلہ کے ساتھ انس ہو۔ قادیان کی زندگی کو ترجیح دیتا ہو۔ حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان

KHILAFAT LIBRARY

خدا بچائے

لڑائی کی مار سے سطلب کے یار سے انجام کے عیار سے اور نادہند خریدار سے اور بیماریوں کا علاج تو میسر آسکتا ہے مگر نادہند خریدار کی مرض قریباً قریباً لاعلاج ہے۔ کیونکہ جب نادہند خریدار کا وی۔پی واپس ہو کر آتا ہے اور اس سے استفسار کیا جاتا ہے کہ یا تو حساب صاف کرو ورنہ اخبار بند تو اسکی طرف سے ایک رجسٹرڈ جواب ملتا ہے۔ کہ میں یہاں نہ تھا۔ اخبار واپس ہو گیا اب دو تین ماہ کے بعد وی پی بھیجدینا وصول کر لونگا مجھ آپ کے اخبار سے سخت محبت ہے۔ دو تین آدمیوں کو اور بھی ترغیب دلائی ہے امید کہ وہ بھی عنقریب خریداری کی درخواست بھیجدینگے یہ پڑھکر اخبار نویس انکے جھانسے میں آجاتا ہے کہ بھلا ماس جھوٹ تو بول ہی نہیں رہا۔ آخر بھی اخبار کا خریدار ہے چلو تین ماہ کے بعد وصول ہو جائیگا غم ہی کاہیکا۔ مگر جب تین ماہ کے بعد پھر وی۔پی کیا جاتا ہے تو پھر انکاری لفظ سرخی سے لکھکر واپس کیا جاتا ہے جب پھر پوچھو۔ پھر وہی رجسٹرڈ جواب موجود۔ کہ میں یہاں نہ تھا۔ واپس ہو گیا۔ الغرضیکہ یہ حضرات اس طرح بلائے بے درمان کی طرح اخبار نویسوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں کہ جبتک کسی اخبار کا دیوالہ نہیں نکال دیتے انہیں چین نہیں آتا خدا ان زبردستوں کے دلوں میں رحم ڈالے اور وہ انسانی شرافت کے اصلی جوہر کو محسوس کریں۔

مفت خوروں کا نام موٹے حروف میں

اسی طرح کے چند مفت خورے نور سے بھی نظر لڑا رہے ہیں۔ مگر نور ان موٹے موٹے اور تازے تازے ٹھلے ایمانداروں کے نام ایکدفعہ اور دی پی بھیجکر بصورت انکاری جسقدر وہ موٹے ہیں اسی قدر موٹی قلم سے انکے نام مفت خوروں کی فہرست میں لکھکر شائع کر دیگا تاکہ دوسرے اخبار نویس سبق حاصل کریں تنگ آمد بجنگ آمد آخر نور بھی اپنی جلالی کرنیں دکھلا کر انکی نظروں کو چکاچوند کرنیکو تیار ہوگا۔

اسلام کیوں کمزور ہے

اسلام ہمیشہ سادہ دلوں کی سادہ زندگیوں سے پھیلا اگر ہم اسلام کی ابتدائی حالت کو دیکھیں۔ جبکہ لوگ گروہ در گروہ اسلام کی پوری تعلیم کی طرف امڈے چلے آتے تھے اسوقت اسلامی پرچارکوں (واعظوں) کی زندگیاں نہایت سادہ تھیں وہ جلتی اور تپتی ہوئی ریت میں پیدل چلتے تھے۔ اگر کسی پھٹے ہوئے کپڑے کو پیوند لگانیکی ضرورت پیش آتی۔ تو چمڑے کا ٹکڑا لیکر ببول کے کانٹوں سے لگا دیتے انکی دھار یک اور روحانی زندگیاں ایسی قدسیت اور پاکیزگی کو لیئے ہوئے تھیں کہ انکا اپنا نمونہ ہی سو واعظوں کا ایک وعظ تھا۔ مگر آجکل ہم نے دنیا کو دین پر مقدم کر لیا۔ واعظ سیکنڈ اور فرسٹ کلاس میں سفر کریں اور پھر کہانے کے لیئے زردانیں سے قورما پلاؤ اور مرغن غذائیں پکوائیں اور جتنے روز وعظ کے لیئے ٹھہریں اتنی روز کی اپنی مقررہ یومیہ فیس پائی پائی بیگی وصول کریں۔ بھلا جو اس قدر حرص و ہوا کے غلام بن گئے ہوں۔ انکے وعظ کیوں نہ موثر ہوں کیوں نہ انکے کلمات طیبات لوگوں کے جنم جنم کے پاپ دھو سکیں۔

ہائے دنیا کا مذاق بھی کچھ ایسا بے طرح بگڑ گیا ہے کہ اگر کوئی انگریزی خاں کوٹ پتلون ڈانٹے کالر لگائے نکٹائی جمائے رپ رپ کرتا ہوا پلیٹ فارم پر آکر دو شیکسپیئر یا ملٹن کے مقولے پڑھتا ہے تو سب ہپ ہپ ہرے کے تالیوں کی آواز سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر کوئی شرعی مولوی اپنی سادہ وضع سے ممبر پر آکر قرآن شریف کی تلاوت کرے تو لوگوں کے چہروں پر اداسی چھا جاتی ہے اے خدایا تو ہماری حالت پر رحم فرما اور ہم لوگوں کے بگڑے ہوئے مذاقوں کی اصلاح فرما تو ہی ہے جو ایسی حالت میں ہمارا بازو پکڑے۔

اس تنگدلی کی بھی کوئی حد ہے!

"نور" اپنی سنہری کرنوں سے اپنے شیدائیوں کو برابر منور کر رہا ہے۔ مگر نور کے شیدائی نور کی کرنوں کو اور دلوں تک پہنچانیمیں سخت بخیلی سے کام لے رہے ہیں۔ خدا کے لیئے اس تنگدلی کو چھوڑو۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم نور کا ہر ایک خریدار اپنے ایک اور بھائی کو نور کی کرنوں سے منور کر دے پھر دیکھو کہ خدا کے فضل سے نور کس طرح سولہ کلا سمپورن ہو کر چمکتا ہے۔

ابھی صبر کرو!

اس ہفتہ میں متعدد خطوط دفتر میں موصول ہوئے کہ کیا وجہ سال ختم ہو گیا۔ اور نور ہفتہ وار نہیں کیا جاتا۔ پندرہ روز کی انتظاری ہمیں سخت شاق گزرتی ہے خدا کے لیے بہت جلد ہفتہ وار کرو۔"

ہمیں ان خطوط کے پڑھنے سے از حد خوشی ہوئی

اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ نور کے ناظرین نور سے کس قدر گہرا پریم رکھتے ہیں۔ مگر جب تک اس کی اشاعت کم از کم ڈیڑھ ہزار نہیں ہو لیتی ہمیں اس کے ہفتہ وار کرنے میں تامل ہے۔ اگر نور کے ناظرین کم از کم ایک ایک اور خریدار پیدا کردیں تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کے اندر اندر ہی ہفتہ وار کرنیکو تیار ہیں۔ دیکھیں اس عملی پریم کی کسوٹی پر کون کون پورا اترتا ہے۔

ہم باز آئے

اب کی دفعہ جن جن مہربانوں نے از راہ حد صد افزائی وی۔ پی واپس فرمادیئے ہیں۔ یکم نومبر کو انشاء اللہ تعالیٰ پھر ان کی خدمت میں وی پی بھیجے جائیں گے۔ اگر ان دوستوں نے از راہ نوازش وی پی وصول فرمالیئے تو فبہا ورنہ تنگ آمد بجنگ آمد ہمیں نیک معاملہ ہو تو ہمارے خریدار ان بزرگان نادہند خریداروں سے ہزار درجہ اچھے ہیں جو ہر وقت قومی قربان گاہ کی دہلیز پر اپنی کند چھری سے قومی آرگنوں کا سر اڑانے کے لیئے بروقت مستعد رہتے ہیں۔

ڈبل اطلاع

کمترعرض ہے کہ جن زبردستوں نے اب کی دفعہ نور کا وی۔ پی واپس کردیا ہے یکم نومبر کو نور پھر وی پی کی صورت میں جلوہ گر ہوگا۔ اگر کسی مہربان کو وی۔ پی وصول کرنے میں کوئی عذر مانع ہو تو وہ خدا کے لیئے ایک ہفتہ پہلے پہلے مطلع فرمادیں ورنہ اپنے سکوت سے اس قومی خادم کو خواہ مخواہ زیر بار نہ فرمادیں کیونکہ ہنوز اسکا الڑپن ہے۔ ع

اسے شوخیاں آتے آتے آئینگی

ایک سنسنی خیز واقعہ

اس تاسف انگیز اور سنسنی خیز واقعہ نے ہندو اور مسلم پریس کو سخت حیرت میں ڈال دیا ہے اور ہر دو پریس نہایت افسوس سے اپنے کالموں میں اسکا ذکر کررہے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کو مسٹر فلپی سب ڈویژنل افسر کی عدالت میں ایک خاکروب کیتہ محض اس اختلاف پر ٹھکڑی لگائی گئی کہ ڈاکٹر کی شہادت مہتر کی شہادت سے کچھ اختلاف رکھتی تھی ڈاکٹر کا بیان ہے کہ قلی کے دماغ کا معائنہ کرنیکے لیئے مانٹ مینی اپنے ہاتھ سے رکھی اور مہتر کا بیان تھا کہ مینے اپنے ہاتھ سے رکھی ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ایسے معاملہ میں ڈاکٹر اور مہتر کا اختلاف اسقدر سنگین تھا کہ مسٹر فلپی کو خاکروب کے ساتھ ایک گزیٹڈ افسر کو اکٹھا حبکڑنیکی مجبوری پیش آئی حالیک سخت افسوس ناک امر ہے ایک تو لارڈ مارلے اور وائسرائے اپنے عہدہ داروں کو رعایا سے عمدہ سلوک کی ہدایت فرما کر انگلش راجیہ کی ہر دلعزیز حکومت کی جڑوں کو پاتال تک پہنچا رہے ہیں۔ مگر دوسری طرف بعض ناتجربہ کار حکام اپنی نازک مزاجی اور نامناسب سختی سے امن پسند غریب رعایا کو دکھا کر ان میں نفرت کا بیج بوتے ہیں بہرکیف یہ معاملہ حکام بالا کی فوری توجہ کا مستحق ہے اور ہمیں بے لوث حکام کی مسلمہ انصاف پسندی سے قوی امید ہے کہ وہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرکے کامل انصاف کا ثبوت دیں گے۔

KHILAFAT LIBRARY

ریویو

پنجاب ریویو اس نام کا رسالہ حال ہی میں کرم آباد ضلع گوجرانوالہ سے زیر ایڈیٹری مولوی ظفر علی خان۔ بی۔ اے شائع ہونا شروع ہوا ہے اسکا پہلا نمبر ہمارے پاس بھی بغرض ریویو پہنچا ہے۔ مضامین اعلیٰ اور عبارت سلیس ہے۔ اور اگر یہ رسالہ اسی طرز پر قائم رہا تو ہمیں امید واثق ہے۔ کہ کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ لٹریچر "زمانہ" اور مخزن سے پیچھے نہیں رہیگا۔ مگر اس کے لیئے استقلال کی ضرورت ہے۔ اور ہماری دعا ہے۔ کہ جس شان بان کیساتھ ایڈیٹر صاحب نے یہ رسالہ نکالنا شروع کیا ہے۔ خدا انہیں استقلال اور ہمت بھی عطا فرمائے۔

مگر ہم ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ نامہ نگاروں کے مذہبی مضامین کو ایک نکتہ چین نگاہ سے دیکھکر درج فرمایا کریں۔ کیونکہ بعض اوقات نامہ نگار اپنی بلند پروازیوں میں دائرہ اعتدال سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ قیمت خاص ۴ عام ۸ مقام اشاعت کرم آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

اسرار شریعت

میں نے اس کتاب کو سرسری نظر سے پڑھا ہے۔ میرے نزدیک مخالفانِ اسلام کے اعتراضات کے لیئے جو دینی مسائل پیدا کرتے ہیں۔ اس میں کافی شافی جواب دیئے گئے گو اسلام کی خوبیوں کا بیان کرنا ایک فرد بشر کا کام نہیں۔ تاہم مصنف نے اپنی طاقت سے بڑھکر مختلف کتابوں کے مطالعہ سے اپنا جوہر دکھلایا ہے مباحثہ کرنیوالوں کے لیئے اسکا دیکھنا لازمی ہے۔ قیمت عمدہ ملنے کا پتہ

ویدکے ظہور میں فتور

یہ چھوٹا سا پمفلٹ منشی ظہیر الدین صاحب نے لکھا ہے۔ اس میں آریوں کے خاص خاص عقائد پر نہایت فیاضی سے برقی روشنی ڈالی گئی ہے امت کے تیاگنے والوں اور امت کے گرہن کرنے والوں کے لیئے اسکا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت صرف ۱ ۔ ملنے کا پتہ مولوی محمد الدین صاحب حکیم گوجرانوالہ دروازہ دیسانگہ

اطلاع

جو احمدی بھائی امرتسر میں دیوالی کے موقعہ پر منڈی میں مویشیوں کی خرید فروخت کرنا چاہیں شیخ نور احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ہماری معرفت خریدیں انشاء اللہ انہیں نسبتاً فائدہ رہے گا۔

پتہ طرف ہاتھی دروازہ متصل چبوترہ
ساد ہواں گھوڑ منڈی نور احمد دلال

اطلاع

خط و کتابت کیوقت نمبر منیجر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل معاف

خاص نوٹ کے لیئے

ضرورت اسلام

از روئے مسلّمات آریہ سماج

KHILAFAT LIBRARY

گزشتہ سے پیوستہ

اسلام کی آریہ ورت کو ضرورت

سوامی دیانند کے خیالات کو چھوڑ کر اب اس کے ایک چیلے کی کتھا اس بارہ میں سنیئے۔ لالہ کاشی رام وکیل چیفکورٹ پنجاب بردھان آریہ سماج ملتان اپنی کتاب "اتیہاس درشن" کے صفحہ ۹۰ پر لکھتا ہے:۔

"ویدک زمانہ کے بعد جب دہرم میں تنزل آیا تو لوگ ویدک یگیہ یعنی سچی قربانی وخود انکاری کو بھول گئے۔ بجائے اس کے حیوانی قربانیاں رائج ہوگئیں یگیہ میں پشو ہنہ یعنی ہلاکت جانوروں کو جائز کر دیا گیا پہلے ذاتوں کی امتیاز اوصاف و اعمال سے ہوتی تھیں اب جنم سے ذاتوں کی تمیز ہونے لگی۔ برہمنوں نے اپنے لیئے بلحاظ جنم خاص خاص حقوق قائم کر لیئے راستبازی کی بجائے بیرونی رسومات دہرم کہلانے لگیں ایسی حالت میں ایک ایسے مہاتما کی ضرورت تھی جو راستبازی اور زندگی کی پاکیزگی کا سبق سکھلا دے اس مطلب کو پورا کرنیکے لیئے مہاتما بدھ پیدا ہوا۔ انہوں نے حیوانی قربانیوں کی تردید کی ہمدردی کی تعلیم دی فرضی ذات پات کی تمیز کو اڑا دیا۔ کرم کے مسئلہ کو پھر فروغ دیا۔ راستبازی کی تعلیم دی بیرونی رسومات کی تردید کی غرضیکہ مہاتما بدھ نے اصلی ویدک دہرم کے اخلاقی پہلو کو از سر نو تر و تازہ کیا۔

مہاتما بدھ کی خاص اور غیر معمولی قابلیت ضرور ایسی تھی کہ اس نے پرماتما سرچشمہ فرائض دہرم کی ضرورت محسوس نہ کی اور اسلیئے اس کی تلاش کی پرواہ نہ کی اسنے صرف دہرم یعنی بجا آوری فرائض دراستبازی کو انسان کی زندگی کا مقصد اصلی سمجھا۔ لیکن ہر شخص بدھ نہیں ہو سکتا کمزور انسان پرماتما کی امداد کے بغیر دہرم کے مارگ پر چل نہیں سکتا۔ دہرم سرچشمہ دہرم (پرماتما) سے علیحدہ نہیں ہو سکتا بدھ نے پچھے دہرم کو بحال کیا۔ لاد دہرم پر چلنے کے لیئے اسنے محض انسانی طاقت اور کوشش کو کافی سمجھا۔ یہی عقیدہ دہرم کی بیچینی کا موجب ہوا کیونکہ اسی خیال نے کہ مکتی پانے کے لیئے پرماتما کی امداد و فضل کی ضرورت نہیں۔ لوگوں کو ناستک بنا دیا۔ رفتہ رفتہ بدھ دہرم کے مذہبی پیشوا عیش پسند ہو گئے۔ جسکا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ بودھ دہرم میں زوال آگیا بدھ نے ویدوں کے عملی دہرم کو از سر نو فروغ دیا تھا لالا بدھ کے پیروں میں ناستک پن پھیل گیا۔ بت پرستی اور بدعتوں نے اپنا تسلط جما لیا۔ راستبازی کا نام و نشان نہ رہا اسی زمانہ میں جین مت نے فروغ پانا شروع کیا یہ مت بھی پرماتما کے وجود سے منکر تھا ویدوں کی سرزمین میں ایسے ناستک متوں کا سرسبز رہنا ناممکن تھا لہذا ایسے زمانہ میں ایک ایسے مہاتما کی ضرورت تھی جو انسانوں کے دلوں پر پرماتما کا راج از سر نو قایم کرے اس مطلب کو پورا کرنے کے لیئے سوامی شنکر اچاریہ جی پیدا ہوئے جنھوں نے آریہ ورت میں پرماتما کے سوئے ہوئے خیال کو بیدار کیا لاخدا متوں کو پامال کیا اگرچہ بدھ اور جین مت کی کملک میں آریہ ورت کے بہاری راجہ مہاراجہ موجود تھے۔ تاہم اکیلے بال برہمچاری سوامی شنکر اچاریہ نے ویدوں کا آخر اعزاز لیا الا منتر بہاگ کو چھوڑ کر آپ نے ویدوں کو بیچا دید سمجھ لیا ناستک متوں کے مقابلہ میں اس نے ایشور واد کا پرچار کیا ایشور کے پریم میں یہانتک محو ہو گیا۔ کہ بدھ اور جین کی اہنسا کا وعظ کرنا شروع کیا۔ صداقت کی حد سے تجاوز کر گیا۔ ایشور کے وجود سے انکار کرنا یا ہمہ اوست کو مانتا دونو غایت حدیں ہیں شنکر اچاریہ نے ناستکوں کو فتح کرنے کے لیئے ایشور واد کو ہمہ اوست کی حد تک پہنچا دیا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گوبدھ دہرم دیش سے نکل گیا۔ آستکتا کا بول بالا ہو گیا مگر کچھ عرصہ بعد پھر تنزل شروع ہو گیا۔ پورانک مت نے زور پکڑا۔ ویدوں کے اودیت مت برہم کو چھوڑ کر بیشمار دیوی دیوتاؤں کی پوجا شروع ہونے لگی لوگ پورانک توہمات میں پھنس گئے اس تنزل کی حالت میں اسلام نے آریہ ورت پر حملہ کیا۔ اسلام کی وحدانیت کے سامنے آریہ ورت کی بت پرستی نے سر جھکایا۔ بت پرستی اور شرک خدا پرستی کی تاب نہ لا سکے آخر پورانک دہرم اور پورانک راج کو اسلام نے مغلوب کیا" گورو اور چیلے کے باہمی اختلافات کو علیحدہ رکھکر ایک صداقت کا پیاسا اسلام کی ضرورت کو آریہ ورت کے لیئے ضروری اور لابدی سمجھیگا۔ کیونکہ آریہ ورت کے چار پانچہزار برس کے مصلحان وقت کی کوششیں

اس ملک کی اخلاقی اور روحانی بیماریوں کو دور کرنے میں سخت ناکام ثابت ہو چکی تھیں۔ اب انسانی کوششوں کے مقابلہ پر ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی۔ جو شنکر اچاریہ اور بدھ کی افراط تفریط سے مبرا ہے۔ اور جس کی تعلیم الہی سرچشمہ سے ہو جو کہ اسوقت سخت گمراہ ہو رہا تھا نہ انسانی کوشش کا نتیجہ ہو کہ یا تو الہام الہی سے بدھ کی طرح منکر ہو اور نہ شنکر اچاریہ کی طرح انسانی اور الہی کلام میں تمیز ہی نہ کر سکے اور یہ کام سوائے الہام ربانی کے اور کوئی انسان نہیں کر سکتا تھا سو خدا نے دنیا پر اپنا فضل کیا اور ملک عرب میں ایک نہایت پاک انسان کو دنیا کی ہدایت کے لیئے اتارا۔

آریہ ورت کے علاوہ غیر ممالک کے حالات قبل اسلام

ہمارا ارادہ تھا کہ ہم دیانندیوں کی دیگر مختلف

کتب سے بھی آریہ ورت کی اخلاقی اور روحانی حالت کا نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ جو کہ قبل اسلام تھی مگر مضمون کی ازحد طوالت کے باعث ہم گزشتہ حوالوں پر ہی اکتفا کر کے دوسرے ممالک خصوصاً عرب کی حالت کا نقشہ پیش کرنا چاہتے ہیں اخبار پرکاش کے متعصب اڈیٹر کو یہ تو سوجھا۔ کہ ملک عرب کے خدا پرست فرقوں کے بارے میں مختلف حوالے پیش کرے یا ویدوں کے من مانے ارتھ کر کے ان سے وحدانیت کا ثبوت پیش کرے مگر اسے اتنا سمجھ نہ آیا۔ کہ اسلام نے کب سابقہ الہامی کتب یا صحف انبیاء کو وحدانیت سے خالی بیان کیا ہے۔ اصل مطلب جو درکار تھا۔ یہ تھا کہ آیا اسلام کے نزول تک آریہ ورت یا کسی اور ملک میں مکمل وحدانیت کی تعلیم رائج تھی۔ یا لوگ اس کے پیرو تھے۔ آریہ ورت کا نقشہ تو ہم نے پرکاش کے گرو اور اس کے ایک دینی بھائی کی تحریر سے ناظرین کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آریہ ورت کے مصلح بیچارے یا تو وید سے ہی منکر ہو گئے جیسے بدھ یا ویدوں کی جگہ آپ نئے ویدوں کو وید سمجھکر ان کی تعلیم کا پرچار کرتے رہے جیسے شنکراچاریہ پھر ہم دیانندیوں سے پوچھتے ہیں کہ ویدوں کی وحدانیت نے پانچہزار سال قبل اسلام کونسا کرشمہ اپنے منجانب اللہ ہونیکا دکھایا۔ کہ سنسکرت کے عالم و فاضل بال برہمچاری وغیرہ ان بھی ویدوں کے وجود سے ہی ناواقف رہے۔ اور گائے کی بجائے بکری کو گائے سمجھتے رہے ہم نے دیانندی تعلیم کے رو سے اسبات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ بدھ وغیرہ ان ویدوں کی تعلیم قربانیاں اور گھوڑے کیساتھ عورتوں کا ہم صحبت ہونا وغیرہ فضول رسومات سمجھیں۔ شنکراچاریہ نے اس سے دوسرا پہلو اختیار کر لیا۔ اور ہر چیز کو خدا بنا بیٹھا افسوس کہ پانچہزار سال کے عرصہ میں کسی بہروگ عالم ویدنے ویدکی وحدانیت پر دہ نہ کھولا۔ اب اسلام کی روز روشن وحدانیت کی تعلیم کو دیکھکر اگر کوئی دیدک مصلح ویدوں سے وحدانیت کا دعوےٰ کرے تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اس کے قابل قبول نہ ہونے پر ایک زبردست دلیل اور بھی ہے کہ جبتک ایسے مدعی کو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ نہیں پڑا وہ باوجود علمیت ویدکے خود بھی ہمہ اوستی اور شوہت کا پیرو رہا۔ اور اپنی عمر کے ۴۰ سال ایسے ایسے فرقوں کی تائید اور ترویج میں بسر کئے۔ پھر ایسے شخص کی تعلیم وحدانیت دوسرو پر کیسے حجت ہو سکتی ہے۔ جس نے اپنی عمر کا معتدبہ حصہ گھناؤنے شرک میں گزارہ ہو

اسلام کا جو اعتقاد وید اور دیگر کتب کے بارے میں ہے۔ وہ ہم آگے چل کر لکھینگے۔ اسجگہ ہم ملک عرب کے مختلف فرقوں کے عقاید کا بیان کرتے ہیں تاکہ ناظرین ضرورت اسلام کے وجود کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ آیا قرآن کا یہ دعوےٰ کہ اسکا نزول ایسے وقت ہوا جبکہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ تمام دنیا دیکھ رہی تھی اور مکمل وحدانیت کے مدعی کا وجود دنیا میں

اڈیٹر پرکاش نے ۲۰۔ جون ۱۹۱۰ء کے پرچہ میں سرسید کے حوالہ پر زمانہ جاہلیت کے چار خدا پرست فرقوں کا حوالہ دیا ہے جو کہ بقول اڈیٹر مذکور قرآن کی توحید کا آئینہ ہیں۔ اور کہ اسلام کی پیش کردہ کل کی کل تعلیم وہاں لعرب میں موجود تھی و مذاہب جن سے اسلام نے بقول اڈیٹر پرکاش خوشہ چینی کی یہ ہیں۔ مذہب عیسائی مذہب ابراہیمی یہودی نصاریٰ علاوہ ازیں زمانہ جاہلیت کے عربوں میں بھی خدا پرست عرب دو قسم کے موجود تھے اس معترض کے تمام حوالون اور تحریر کا لب لباب یہ ہے کہ توحید کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا جو آنحضرتؐ نے ہی عرب میں پھیلایا ہے۔ اور پہلے اسکے کسی کو اسکا علم بھی نہ ہو اور کہ بت پرستی کا استیصال اور خدا تعالیٰ کی معرفت آپؐ کو یہودیوں کی تعلیم سے حاصل ہوئی۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے عرب نہ تھے۔ جنھوں نے بت پرستی کے خلاف وعظ کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا ہو۔ کیونکہ آپؐ کے ظہور سے پہلے عربوں میں دو قسم کے خدا پرست فرقے موجود تھے۔

یہ وہ باتیں ہیں جن کے وجود قبل از بعثت نبی کریمؐ سے اڈیٹر پرکاش اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ عرب اس حد تک وحدانیت کے قائل اور بت پرستی سے متنفر تھے کہ ان کو فی الحقیقت اسلام کی ضرورت نہ تھی گویا اسلام سے پہلے ہی وہ تمدن اور معاشرت کے اعلیٰ اصولوں سے واقف اور مذہبی پہلو میں بھی تہذیب کی روشنی سے مالا مال تھے اسلام نے صرف وحی اور آنحضرتؐ کی پیغمبری کو ہی اسپر مستزاد کیا۔

اس بات کے ثابت کرنے کے لیئے کہ اسلام سے پہلے عرب میں تہذیب کی روشنی اور مکمل وحدانیت موجود تھی۔ اور ویسی ہی موجود تھی جیسے کہ اسلام کے بعد جیسا کہ معترض کا خیال ہے۔ اسکا فرض تھا کہ یہ ثابت کرتا کہ علوم دینی و دنیاوی میں عربوں کی ترقی اس درجہ تک پہنچی ہوئی تھی تمدن اور معاشرت میں یہ عجیب قوانین انکے ہاں موجود تھے۔ ملکی حالات ان کے فلاں اعلیٰ اصول پر مبنی تھے۔ اور مذہبی پہلو میں وہ اس اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اگر وہ ان باتوں پر غور کرتا جنکا ہونا تہذیب کے لیئے ضروری ہے۔ اور پھر اس کے بعد ہندوستان اور عرب کی تاریخ پر ایک نظر ڈالتا تو اپنی لاعوے بے دلیل کی بیہودگی کا خود ہی قائل ہو جاتا اور اسے پتہ لگجاتا۔ کہ تہذیب کے معاملہ میں ہندوؤں (دیدیوں) اور عربوں کی حالت اسوقت نہایت پستی میں تھی ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ ان میں کوئی بھی نیک اخلاق یا عمدہ اوصاف نہ پائے جاتے تھے کیونکہ عربوں کی مہمان نوازی آزادی کی محبت دلیری اور جوانمردی۔ قومی وفاداری فیاضی اور سخاوت وغیرہ کئی اوصاف میں وہ اپنی نظیر نہ رکھتے تھے۔ مگر فرداً فرداً ان اوصاف کے پائے جانیکا نام تہذیب نہیں کہا جا سکتا۔ اور علاوہ بریں جہاں یہ نیکیاں موجود تھیں اسکے ساتھ ہی وہ بدیاں بھی تھیں۔ جو انکے نیک اثر کو کالعدم کر دیتی تھیں

KHILAFAT LIBRARY

اگر کسی غریب مسافر کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کا سلوک ہوتا تھا۔ اور عزیز سے عزیز چیز بھی اس کی خاطر قربان کر دیجاتی تھی تو دوسری طرف یہ بات بھی موجود تھی کہ ایک بیگناہ راہ چلنے والے کو وہ لوٹ لیا کرتے تھے۔ اور اس کے کپڑے تک بھی نہ چھوڑتے تھے اگر قومی فیاضی کا وصف پایا جاتا تھا۔ تو ساتھ ہی یہ عیب بھی تھا کہ ایک فرد کو ذرہ سا نقصان پہنچنے پر قوموں میں جنگ ہو جاتی اور جب تک ان میں سے ایک قوم صفحہ ہستی سے نابود نہو جاتی۔ جنگ کا خاتمہ نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ عربوں کی کئی خانگی لڑائیاں پچاس پچاس سو سو سال جاری رہیں ایسا ہی کینہ وری میں وہ لوگ حد سے گزرے ہوئے تھے ہندوستان کی اسوقت کی تہذیب کا حال توہم دیانند کی ستیہ رتھ کی رو سے بیان کر چکے ہیں۔ اس سے زیادہ حقوق العباد کو ضائع کرنیوالی رسومات مثلاً جوئے میں عورتوں تک کا بازی لگا دینا۔ رسم ستی بچپن کی شادی وغیرہ کے تفصیل سے بیان کی ضرورت نہیں مگر ان باتوں سے کسی قوم کے مہذب یا غیر مہذب ہونیکا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ یہ نیک اوصاف اس اندھیری رات میں جو اسلام سے پہلے ملک عرب ہند اور دیگر دنیا جہاں پر چھائی ہوئی تھی روشنی کی نہایت ہی کمزور شعاعوں کی طرح کبھی نظر آجاتے تھے اور کبھی پھر نظر سے گم ہو جاتے تھے۔ علوم اور فنون کے متعلق تو شاید معترض کو بھی اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ سوائے شاعری کے جو تمام جاہل قوموں میں پائی جاتی ہے عرب قطعاً جاہل تھے فن تحریر ان میں تھا مگر کبھی ضروری واقعات کو معرض تحریر میں نہیں لایا گیا۔ اور علم تاریخ کے موٹے سے موٹے مفہوم کو بھی وہ نہ سمجھتے تھے۔ سوائے اس کے کہ شعروں میں کسی قدر نام یا واقعات تاریخی یا نسب نامے وغیرہ محفوظ رہ گئے ہیں۔ اور انکے محفوظ رہنے کیوجہ بھی انکا تحریر میں آنا نہیں۔ بلکہ قوت حافظہ کا زبردست ہونا ہے جس کیوجہ سے ہزاروں ہزار شعر عام طور پر ان کے درمیان شہرت پا گئے تھے اور ضائع ہونے سے بچ رہے تھے۔ جہانتک ہمیں علم ہے ایام جاہلیت کی بھی نثر کی تصنیف نہیں پائی جاتی۔ فلسفہ ریاضی ہیئت وغیرہ تمام علوم سے وہ محض نابلد تھے۔ اور جس طرز پر انکی زندگی واقعہ ہوئی تھی ان علوم سے انکا واقف ہونا بھی مشکل ہے۔

عرب کو اصلاح یافتہ مہذب ملک ماننے کیلئے ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ آیا اسلام میں پہلے اسکی پولٹیکل حالت ایسی تھی۔ کہ ہم اسے ایک مہذب ملک کہہ سکیں یا کم از کم جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ ملک تہذیب کا اثر قبول کرنیکے لئے تیار تھا۔ اس ملک میں باقاعدہ گورنمنٹ کوئی نہ تھی۔ اور نہ کوئی انتظام یا امن کی صورت ہی تھی ہر قوم میں ایک الگ الگ سردار تھا اور وہ بھی صرف اس غرض کے لیئے کہ دوسری اقوام سے

(باقی آئندہ ہفتہ)

ضرور پڑھئے

جناب مولوی محمد فتح الدین صاحب منشی فاضل از برخوشابی تحریر فرماتے ہیں معیار صداقت مصنفہ جناب ستیارتھی جی کو میں اول سے آخر تک دیکھا ہے اور ایک ایک حرف کا مطالعہ کیا ہے ہندوستان میں ایک ہی نمائشگاہ ہے اگرچہ اس نمائشی بازار میں بہت کچھ موجود ہے اور ہر قسم کی کھری کھوٹی بساط اپنی اپنی موقعہ پر نہایت قرینہ سے چنی گئی ہے مگر چونکہ عام دھوکہ دہی سے بچنے کے لیئے کوئی معقول تجویز نہیں کی گئی اسلیئے جاہل اور ناواقف خریداروں کو اس نقصان عظیم سے بچانیکے لیے ایک ایسے معیار کی ضرورت ہے۔ جس سے نیک و بد کی عام فہم تمیز ہو سکے پس معیار صداقت اس ضرورت کو پورا کرنیکے چونکہ اپنی طرز میں پہلی کتاب ہے۔ اسلیئے نہایت خوشی سے منظور کر لینے اور خصوصیت سے ذکر کیئے جانے کے لائق ہے اور اس قابل ہے کہ متلاشیان حق کے لیئے دلیل راہ اور قومی ترقی کے لیئے دستور العمل قرار دیجائے یہ کتاب اسلیئے بھی قابل قدر ہے کہ ایسی کتاب کی عرصہ دراز سے ضرورت تھی بیشک اہل دنیا کے لیئے یہ ایک ایسا بیضرر اور بیخطا شاہراہ ہے جس سے کسی شخص کو کسی شخص سے نقصان پہنچنے کی کوئی سبیل نہیں اور کسی قسم کے جھگڑے اور بحث کو گنجائش نہیں اب میں حضرت مصنف کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے ہمارے ہاتھ میں ایسی کتاب دی ہے قیمت فی جلد عہ مجلد عہ محصول ۱۱ جلد ۳ر مجلد ۴ر

KHILAFAT LIBRARY

سوانحعمری حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مرتبہ شردھے پرکاش وچی

کی نسبت ایڈیٹر صاحب "نور" فرماتے ہیں کہ جس بے تعصبی اور دلسوزی سے یہ سوانحعمری مکمل کیگئی ہے وہ شردھے پرکاش جی کی زندہ دلی پر دلالت کرتی ہے۔ یہ کتاب حق و حکمت کے ابھلاشیوں کیلئے دھرم کی کسوٹی ہے موجودہ مسلمانوں کو قدیمی مسلمانوں کی روحانی قوت اور دھارمک شکتی سے آگاہ کرتی ہے کہ انہوں نے کسطرح دنیا کی کایا پلٹ دی اور غیر مسلموں کے لیئے شہادت پیش کرتی ہے کہ وہ اجڈ اور اجہل عرب کیسے بدو کسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے مستفیض ہو کر حیوان سے انسان انسان سے باخدا انسان بنگئے اور ہر مومن مسلمان کو پیارے نبی کے حالات سے آگاہ ہونا ضروری ہے بچوں کے لیئے ایسی مولک رتن کا مطالعہ نعمت غیر مترقبہ ہے مصنف نے اس سوانحعمری کو لکھکر ہم مسلمانوں پر احسان کیا ہے جسکے لیئے ہم مسلمان مشکور ہیں۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی آخری کتاب چشمہ معرفت میں اس کتاب کی نسبت رقمطراز ہیں کہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ ضرور خرید لیں۔ قیمت صرف ۵ر محصول ۲ر

فن تجارت سیکھنے اور دولت کمانیکے راستے بتانیوالی قابل قدر کتاب

اصول تجارت

لے شیخ نقشبند صاحب گورداسپوری لکھتے ہیں کہ میں اس کتاب کو ملک اور قوم کیلئے رحمت خیال کرتا ہوں قیمت سعائی ۶ر

مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں پتہ دیل سے بکفایت ملتی ہیں۔ ملنے کا پتہ مینجر کتبخانہ ٹی۔ سی گجراتی لاہور

درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور دیں محصول پذمہ خریدار ہوگا

باوانانک رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہو کر ۱۴۷۰ء میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان پر ظلمت کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔ ایسے وقت ہندو کارہ اور میں فیج اعوج کے زمانہ میں ہندوؤں کے تمام عقائد باطلہ کا کنڈن کر کے نماز روزہ حج زکوٰۃ کی تعلیم دیکر جگہ جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اسلام کی سچائی کا ڈنکہ بجا کر کل ہندو پر اتمام حجت کر دی اس سوانحعمری کے تمام حوالے سکھ صاحبان کے گرنتھ اور معتبر کتب سے لیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ یہ کتاب قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے ۱۸×۲۲ کے ۱۷۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ چھپائی اعلےٰ کاغذ نہایت نفیس قیمت صرف ۸ر

ایکدرجن کے خریدار سے محض چار روپیہ آٹھ آنہ (۴ر۸ر) یعنی فی کاپی ۵ر

ملنے کا پتہ

ایڈیٹر نور قادیان

کارخانہ راحت سبع عطریات قنوج

محمد عبداللہ سعد اللہ احمدی

یہاں سے ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ موتیا چمبیلی ضاحر بادی گل وغیرہ فی تولہ ۸ر سے لیکر صرف تین بالو کا موتیا چمبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے پانچ روپیہ تک اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر چار آنہ سے چار روپیہ تک اور ہر قسم کے عطر دان ہر قسم کی شیشیاں گلقند قوام تمباکو خوردنی خمیر خوشبودار وغیرہ نیز لوازمات ازروئے بازار نرخ نرخ رسیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرماویں مدنام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرماویں اجازت دینے یا پاشنگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے واسطے کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے ۹

المشتہر

کارخانہ راحت سبع عطریات قنوج

محمد عبداللہ سعد اللہ احمدی

ارے دوڑو! جلدی دوڑو اصلی میرا اور میرِ بکا سرمہ وسلاجیت

جلدی سے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں عرق کافور کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھتی ہو۔

یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی بہر محصول ڈاک ایک شیشی سے لیکر چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنی چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لیئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور بھگاتی ہیں گود کے بچوں گود کے بچوں کے لیئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۵ر

پیپر منٹ کا تیل

پیٹ کا درد بدہضمی اور ریاح کے فساد میں یہ ایک بہت مشہور دوا ہے۔ یہ پیپر منٹ افریقہ سے منگایا جاتا ہے ولایتی پیپر منٹ سے یہ کہیں بڑھکر بہتر اور مفید ہے۔ اس پیپر منٹ میں تارپین کا تیل ملا کر ایک کی تین شیشی بنا کے لوگ بازار میں ۴ر فی شیشی آدھ اونس محصول ڈاک وغیرہ ایک شیشی سے لیکر شیشی تک ۵ر

المشتہر ڈاکٹر البس کے برمن بھوپہ تارا چندر بنرجی کلکتہ

اصلی میرا اور میرِ بکا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کیموافق طیار کیا گیا ہے۔ اور اصلی میرا جسکو خود حضرت نے دیکھکر اصلی میرا ہونیکی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد مجھے کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ جارالکہہ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا جائز حقدار ہے۔ اسکے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دہند جالا پھولا اور دیگر امراض چشم کے لیئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فیتولہ ۸ر قسم دوم ۴ر قسم سوم ۲ر اصلی میرا قسم اول ۱۲ر دوم ۸ر

سلاجیت

مقوی جمیع اعضا نافع جمیع امراض قاطع بلغم دریام دافع بواسیر وجذام واستسقا درد کمر سنگ وسنگی گشنر وشیخوخیت وفساد بلغم وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلس البول وسیلان منی دیبوست ودرد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح بوقت دودھ کیساتھ استعمال کریں قیمت فیتولہ ۸ر

KHILAFAT LIBRARY

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پٹ دری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی سوتی لٹری صافے سفید اور بادامی پٹ دری ٹوپیاں اور زری کی پٹ دری جوتیاں ہر قسم کی اور ہر قیمت کی ملسکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور